

آیت ۱۵۵ : کئی حدیثیں تین چیزوں کا تذکرہ آتا ہے تو عید پر مسافت اور قیامت، یہاں اس آیت میں لوگ جو آفریقہ کی بائیں ستر سوالات سمجھتے ان میں سے ایک پیاروں کے بارے میں عقائد قیامت میں پھر انہیں کیا بنے گا؟ اسکا جواب نبی کی زبان سے کلوایا جا رہا ہے کہ

جواب : پیار تو دعوانہ بن کر آرا دیے جائیں گے۔ ریزہ ریزہ کر لیے جائیں گے۔ ایک صحابہ صحرا میں میدان بن جائے گا۔

اور یہ سب کب ہوگا؟ پہلے صور کے وقت اور آگے بتایا کہ دوسرے صور کے بعد مکمل خاموشی ہوگی پھر کئی کے ہوش گم ہونگے اور اسی دن سفارش نہ چلے گی ستر کن لوگوں کی؟

جواب : جی اجازت خود اللہ تعالیٰ دینگے۔ اسی جی منظور ہوگی اور اللہ اسکو پسند فرمائے گا۔

اور جس نے ظلم کیا اپنے ساتھ وہ نامراد ہوا اور لو جو اٹھائے ہوئے ہوگا اسکے برعکس نیک عمل کرنے والوں کا جو مومن ہونگے انجام اچھا ہوگا وہ کسی ظلم سے بے خوف اور نقصان سے بے خوف ہونگے۔

آیت ۱۱۵ : یہاں اللہ تعالیٰ قرآن کی صفات کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ بھلی آیات میں جو قیامت کی ہولناکیاں اور برے انجام کی بات تھی تو اب سے بچنے کی عورت تباہ جاری ہے۔ اور وہ کیا ہے؟

جواب : کہ اس قرآن سے جبر جاتی۔ تعویذ تو اسی سے حاصل ہوگا۔ اسکی اطاعت اور اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

سوال ۲ : بار بار پڑھنے کی تاکید کیوں آتی ہے؟

جواب : مختلف طریقوں سے جو بات بیان ہوتی ہے وہ بیمار سے سمجھتی آجاتی ہے اور قرآن کا پڑھنا صرف علم ہی نہیں بیماری روح کی عداوت ہے،

بھولی ہوئی بات کی یاد دہانی ہے۔ اور یہ تو اس کلام کا معجزہ ہے کہ میر دور کی بات بعد ایسی بات لگتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات کہ اجر ملتا ہے درجات کی بلندیاں ملتی ہیں۔